

پیش لفظ

پاکستانی اُردو ناول کا کیوس بہت وسیع ہے۔ اس کیوس کی تصویر بڑی اجلی اور مختلف رنگوں سے بنی ہے۔ ہر رنگ اپنی الگ اہمیت اور انفرادیت رکھتا ہے۔ یہ انفرادیت ناول میں تاریخی، تہذیبی، فلسفی اور سماجی اور سوانح ہر نوعیت کی ہے۔ ناول میں زمانی، مکانی رنگ موجود رہتا ہے جو کسی نہ کسی علاقے کی شاخخت کو واضح کرتا ہے اور ناول کے ذریعے ہم کسی علاقے کی فضा اور اس کا مکانی تاظر جان سکتے ہیں۔ قبل از تقسیم انیسویں صدی کے نصف سے لے کر بعد از تقسیم بیسویں، اکیسویں صدی میں لکھے جانے والے بیشتر ناول اپنے اندر خاص معاشرت، افراد کی سوچ و فکر، طرز بودو باش، روایات، ثقافت، تاریخی مکانی تاظر، زمانی عکس کے ذریعے حالات و واقعات کو جاننے کا موقع ملتا ہے۔ زیرِ نظر بحث مقالہ ”اُردو ناول نگاری میں لاہور کا تذکرہ“ اس حوالے سے بھی اہم ہے کہ ناول میں برصغیر پاک و ہند کے کئی شہروں کا جزوی کلی اور تقابلی جائزہ لیا گیا ہے اور خاص توجہ لاہور کی معاشرت پر دی گئی ہے۔ میرے مقالہ کے عنوان ”اُردو ناول نگاری میں لاہور کا تذکرہ“ سے بظاہر فوری نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ فقط لاہور کے زمانی و مکانی حوالے سے کام کیا گیا ہے تاہم یہ سمجھنا درست نہ ہو گا۔ میں نے اس ناول میں قبل از تقسیم اور بعد از تقسیم مختلف شہروں کا مطالعہ بھی جاری رہا۔ مقالہ میں کوشش کی ہے کہ کس انداز میں پیش کش کی گئی ہے اس کی تشاندھی کرسکوں اور اپنے موضوع کے ساتھ مکمل انصاف کرسکوں اور اُردو ناول کا مطالعہ اس انداز سے کروں کہ یہ تازگی کا حامل ہو جائے۔ میں نے اپنے موضوع کا جامعیت کے ساتھ احاطہ کرنے کے لیے زیرِ نظر مقالے کو تین ابواب میں تقسیم کیا ہے۔ ان ابواب میں اُردو ناول کی تاریخ اور ارتقائی روایت بھی سامنے آتی ہے اور مختلف ادوار میں لاہور کا تذکرہ کس کس مصنف نے کس کس رجحان کے تحت لکھا ہے واضح ہو جاتا ہے۔ اجمالاً ان ابواب کا تذکرہ یوں کیا جاسکتا ہے۔

باب اول کے پہلے حصے میں ”لاہور کی تاریخ“ کو اجاگر کیا گیا ہے کہ کس طرح لاہور شہر اپنے نام کے ساتھ علاقوں کو جوڑنا گیا اس کی کیا اہمیت تھی کہ دہلی، پشاور کے وسط میں اس مقام کو شہر کا نام دیا گیا جہاں بارہ دروازے، تیرھویں سوری موجود ہیں ان کی تاریخی اہمیت کیا ہے یہ بارہ دروازے کب اور کس نے تعمیر کروائے۔ لاہور کے احاطے میں مکانی اعتبار سے کن عمارتوں کی کیا اہمیت ہے اور زمانی اعتبار سے یہاں کیسے کیسے واقعات رو

پذیر ہوتے رہے ہیں۔ مزید یہ کہ قبل از تقسیم اور آج کے لاہور میں کیا فرق رونما ہوا ہے۔ باب دوم میں ان رجحان ساز ناول نگاروں کے ناول کو جزوی طور پر بیان کیا ہے جس میں لاہور کے علاوہ دیگر کئی شہروں کا لاہور سے بلا واسطہ یا بالواسطہ تعلق اور اثر رہا ہے اور ناول نگاروں نے بڑے بڑے شہروں دہلی، لکھنؤ، کراچی، حیدر آباد، سیالکوٹ، جیسے شہروں کا احاطہ کیا ہے۔ ایسے ناول نگاروں کا احاطہ کیا گیا ہے جنہوں نے بڑے بڑے شہروں کا زمانی، مکانی خدوحال بیان کرنے کے ساتھ ساتھ لاہور کا بھی ذکر کیا ہے کیونکہ برصغیر میں لکھے جانے والے ناول دہلی، لکھنؤ سے شروع ہوتے تھے اور لاہور جا کر دم سادھتے تھے۔ بڑے بڑے رجحان ساز ناول نگار عبد اللہ حسین، شوکت صدیقی، قراۃ العین حیدر، کرشن چندر، عزیز احمد، قاضی عبد التبار، انتظار حسین جیسے ناول نگاروں نے کراچی، حیدر آباد جیسے شہروں جبکہ قبل از تقسیم ڈپٹی نزیر احمد، عبد الحکیم شرر، مولانا محمد حسین آزاد، جیسے ناول نگاروں نے لکھنؤ، دہلی کی تہذیب کو ناول میں اجاگر کیا ہے۔ یہ باب اس لحاظ سے اہمیت کا حامل ہے کہ اس میں انسویں صدی کے اوآخر اور بیسویں صدی کے اوائل میں لکھے گئے ناولوں میں چیدہ چیدہ لاہور کا تذکرہ ملتا ہے۔

باب سوم ”اُردو ناول نگاری میں لاہور کا تذکرہ“ کے نام سے ہے جو مقامے کا موضوع بھی ہے۔ اس باب میں ان رجحان ساز ناول نگاروں اور ان کے ناولوں کا جائزہ لیا گیا ہے جس میں ناول نگاروں نے لاہور کے ساتھ وابستگی، انسیت ظاہر کی ہے اور تاریخ کے بہت سے پتوں سے پردہ اٹھایا ہے۔ اس باب میں لاہور کی تاریخی اہمیت، لاہور میں رونما ہونے والے اہم واقعات، لاہور کی معاشرت، لاہور کی تباہ حالتی اور پروان چڑھتا لاہور دکھایا گیا ہے۔ اس کے علاوہ لاہور کا کئی دوسرے شہروں کے ساتھ تقابلی جائزہ، لاہور کے ابتدائی اثرات اور قبل از تقسیم لوگوں کی روایات، معاشرت، ثقافت، سوچنے کا زاویہ، اس کے بعد جنگ آزادی اوّل، دوم کے لاہور پر اثرات، مغلیہ، سکھ اور انگریزوں کے ادوار، جنگ آزادی کے دوران غدر جیسے واقعات، جنگ آزادی کے بعد کے حالات، مہاجرین کے مسائل، مشرق و مغرب مہاجرین کے مسائل، نقل مکانی، خواتین کی غیر محفوظ عصمت، جلواء گھیراؤ کے واقعات، قافلوں کا احوال، مہاجر کمپیوں کا منظر نامہ، مہاجرین کی آباد کاریاں، قبضہ گروپ اور جعلی الامنث، ترک شدہ ثقافت پر اصرار، ادیبوں، شاعروں کا لاہور پر تذکرہ، لاہور میں پہنچی سماجی برائیاں اور ان کا تدارک، افغانی مہاجرین کا پڑاؤ، بعد از تقسیم مہاجرین کے مسائل سے لے کر اب تک قدیم اور جدید لاہور کا تقابلی جائزہ بیان کیا گیا ہے۔ جو لاہور کی جماليات، اقدار، لاہور کی تہذیب میں دیگر تہذیبوں کا رجاؤ، ناول نگاروں کا

لاہور کی معاشرت پر ادب لکھنے کی وجہ اور لاہور کی قدر و قیمت کا احاطہ کیا ہے۔ آخر میں حاکمہ کی ذیل میں گذشتہ ابواب میں پیش کیے گئے مباحث و اختصار کے ساتھ احاطہ کرنے کے ساتھ متانج کا انتخراج کیا ہے بحیثیت مجموعی کوشش کی گئی ہے کہ لاہور کی معاشرت کی مختلف جہات کو اُجاداً کر کیا جائے کو پیش کیا جائے۔ میرا مقالہ مختلف ادوار سے متعلق نمائندہ ناول نگاروں اور ان کے نمائندہ ناولوں کا ایک ایسا مطالعہ پیش کرتا ہے جس سے موضوعاتی تنوع کا واضح طور پر احاطہ ہو جاتا ہے۔ توقع کی جاسکتی ہے کہ میری یہ کاوش آپ جیسے اہل نظر کی نگاہ میں کسی نہ کسی حد تک اعتبار قائم کر سکے گی اور میں سمجھتی ہوں کہ اگر میرا مقالہ اُردو ناول پر آنے والے وقت میں تحقیق کرنے والوں کے لیے مددگار ثابت ہو سکا تو یہی میری کامیابی ہو گی۔

ایم۔ فل اُردو کی ابتداء سے اب تک زندگی نے کئی امتحان لیے۔ کئی بار اپنا مقالہ لکھنا شروع کیا مگر کچھ نامساعد حالات کے سبب تسلسل قائم نہ رہا، کبھی ایم۔ فل کی ذگری ہاتھ سے جاتی نظر آتی اور کبھی زندگی کا چراغ گل ہوتا دھائی دی۔ میں اپنے پروردگار کی بے حد شکر گزار ہوں جس نے قلم کے ذریعے علم سکھایا جس نے مجھے نئی امنگ دی اور مقالہ کو پاپیہ تکمیل پہنچانے میں میری ہمت باندھے رکھی۔ اسی طرح میرے اظہار تشکر کے تمام الفاظ آپ حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے نام کرتی ہوں کہ جن کے سامنے تمام علوم یچ ہیں۔ والدین اپنے بچوں کی زندگی میں کلیدی کردار ادا کرتے ہیں۔ میرے والدین نے مجھے انگلی پکڑ کر چلانا سکھانے سے لے کر زندگی کے ہر مرحلے میں میرا ساتھ دیا۔ اپنی آنکھوں کو میری آنکھیں بنالیا۔ اگر میں یہ مقالہ مکمل کر پائی ہوں تو میرے والدین کی دُعاویں کا ہی نتیجہ ہے۔ میرے الفاظ ابو کی محبت، محنت اور لگن کے احساس کا حق ادا نہیں کر سکتے۔ آج وہ ہمارے درمیان نہیں مگر ہر پل ان کی محبت، شفقت، آگے بڑھنے کا حوصلہ دینے کا احساس ساتھ ہے۔ میری والدہ نے مجھے مصائب کا سامنا کرنا سکھایا اور ہر مشکل وقت میں میری ڈھارس بی بی یا یوں کہیں میرا کل سہارا، کل کائنات میری ماں ہے تو بے جانہ ہو گا جنہوں نے بچپن سے لے کر آج تک میرے تعلیمی سفر میں بہت اہم کردار ادا کیا۔ والدین کی ذات کے لیے شکریہ کا لفظ بہت چھوٹا ہے۔